ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

شعبان ۱۳۹۰ ہجری قمری
اخاء ۱۳۴۹ ہجری شمسی
اکتوبر ۱۹۷۰ عیسوی

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Hazrat Khalifatul Masih III and President William Tubman of Liberia.

مغربی افریقہ کے حالیہ دورہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لائبیریا کے پریذیڈنٹ مسٹر ولیم ٹب مین کے ساتھ

رقم کتنی بھی ہو...

۵ روپے یا ۵۰۰ روپے، ہم آپ کے اکاؤنٹ کی قدر کرتے ہیں۔
صرف چند روپوں سے آپ سیونگز اکاؤنٹ UBL میں کھلوا سکتے ہیں۔
خدمت میں نیازمندی اور کام میں ہنرمندی ہمارے نشانِ امتیاز ہیں
اور بینکاری کو آپ کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنانا ہمارا شعار ہے۔

پاکستان میں ۵۰۰ سے زائد شاخیں۔ بیرونی شاخیں:۔ لندن، برمنگھم، شیفیلڈ، بریڈفورڈ، بحرین، العین، ابوظہبی اور دوبئی
لبنان اور سوئٹزرلینڈ میں ذیلی ادارے۔ کراچی، ڈھاکہ اور راولپنڈی میں کمپیوٹر بیورو۔ لاہور اور چٹاگانگ میں سٹاریات کے مخصوص مراکز۔
دی یونین بینک لمیٹڈ — یونائیٹڈ بینک کا ایک ذیلی ادارہ۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ

UBL

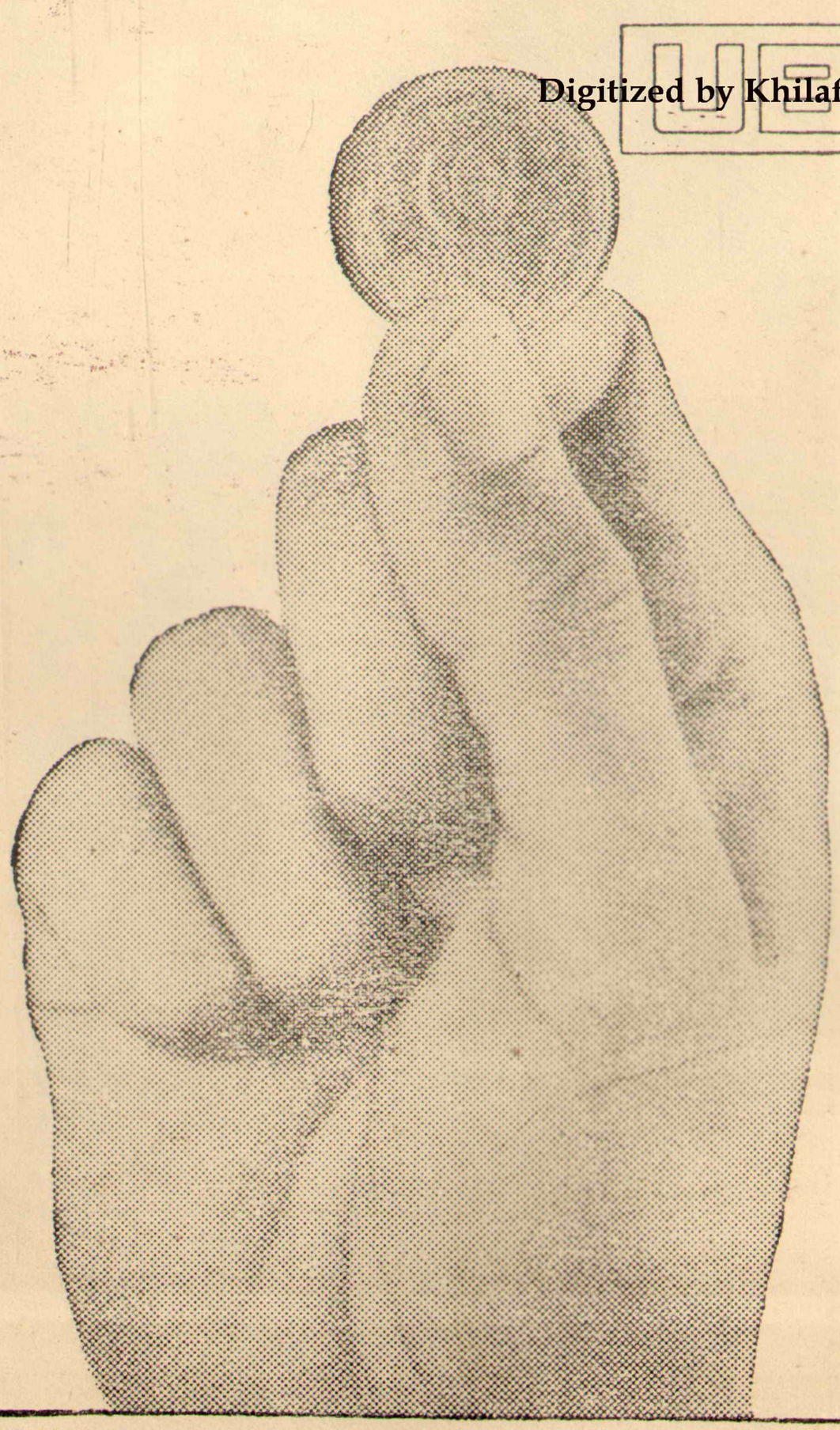

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

اخاء ۱۳۴۹ہش

(اکتوبر ۱۹۷۰ء)

ایڈیٹر

نسیم سیفی

سالانہ چندہ ۲ روپے یکجائی پرچہ ۲۰ پیسے

● خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

● پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے۔

● چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے البتہ ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ ادائیگی کر دی گئی ہے۔

● جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے۔

ترتیب

● ذیلی تنظیمیں اور جماعتی تربیت (ادارہ) صـ۲

● ایک مطالبہ صـ۴

● کاروانِ اسلام صـ۵

● اناجیل کی تاریخی حیثیت صـ۹

● عیسائی لوگ اور گرجے صـ۱۷

● کنارِ شب سے پھوٹے گی سحر آہستہ آہستہ (نظم) صـ۱۹

● ہم تیرے دیوانے (نظم) صـ۲۰

● مبلغینِ اسلام کی آمد و رفت صـ۲۱

● اشتہارات صـ۲۳

پبلشر :- عبداللطیف خان

مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

تاریخ اشاعت :- ہر ماہ کی پانچ تاریخ

کتابت :- حمید الدین

آپکا چندہ کب ختم ہوتا ہے؟ یہ بات آپ کے رسالہ کے ریپر پر درج ہوتی ہے۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو جلد ادا فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۹ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۱۰

اخاء ۱۳۴۹ہش

(اکتوبر سنہ ۱۹۷۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الادارۃ

ذیلی تنظیمیں اور جماعتی تربیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیرونی ممالک میں ہمارے مشن نہ صرف تبلیغی مہمات میں دن رات مصروف ہیں تربیتی امور کی طرف بھی وہ کما حقہٗ توجہ دے رہے ہیں۔ جماعت کی تربیت کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو مختلف ذیلی تنظیموں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ مجلس انصار اللہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ۔ مجلس اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے ہر طبقے کی صحیح رنگ میں تربیت صرف اور صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ یہ ذیلی تنظیمیں اپنی اپنی جگہ پر اور اپنے اپنے پروگرام کے مطابق کام کرتی رہیں۔ یہ بات بھی خاص طور پر دیکھنے میں آئی ہے کہ جہاں کہیں یہ تنظیمیں اپنے اپنے دائرے میں مصروفِ عمل ہیں وہاں مبلغین کی مساعی نسبتاً زیادہ کامیاب ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ مبلغ جو کام جماعت کی نمائندگی میں سرانجام دیتا ہے وہ دراصل ہم سب کا کام ہے۔ اور جب ہم سب وہ کام خود بھی کرنے کی اہلیت پیدا کر لیں تو یقیناً مبلغ کی کارکردگی کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے گا اور نتائج زیادہ تسلی بخش نکلیں گے۔

دراصل جماعت کی ترقی کا بہت بڑا راز جماعت کے افراد کی تربیت ہی میں ہے۔ تبلیغ سے جماعت کے افراد کی تعداد بڑھتی ہے لیکن تعداد میں اضافہ بذاتِ خود جماعت کی مضبوطی کا ضامن نہیں ہے جماعت

کی مضبوطی کا انحصار تربیت پر ہے۔ بلکہ جوں جوں جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے تربیت کی ذمہ داری اور بھی اہمیّت اختیار کر جاتی ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالےٰ نے رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا "اذا جاء نصر اللہ والفتح ورأیت النّاس یدخلون فی دین اللہ افواجًا۔ فسبّح بحمد ربّك واستغفرہ انّہٗ کان توّابًا"

اِس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا کے مختلف حصّوں میں لوگ جوق در جوق سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ جماعت کے افراد کی تعداد میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ اِس امر کے پیشِ نظر اِس بات کی اشد ضرورت ہے کہ تربیت کی طرف زیادہ توجہ دی جائے۔ احمدیت کے عقائد۔ سلسلہ کی روایات۔ قربانیوں کی رُوح اور خدمت کا جذبہ۔ یہ تمام ایسی باتیں ہیں جو بالکل صحیح رنگ میں نئے داخل ہونے والوں کے دلوں میں جاگزیں ہونی چاہئیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جُملہ ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے دائرے میں کام کرتی ہوئی پہلوں کو بھی اور نئے آنے والوں کو بھی احسن طریق پر جماعتی کاموں کے لئے تیار کریں گی۔ اور اِس بات پر کڑی نظر رکھیں گی کہ کہیں کوئی ایسی بات نہ ہونے پائے جو روایاتِ سلسلہ کے خلاف ہو اور جس سے انفرادی یا اجتماعی غلط روی کا امکان پیدا ہوتا ہو۔

تحریکِ جدید قربانیوں ہی کے مطالبہ کا دوسرا نام ہے۔ وقت کی قربانی۔ مال کی قربانی۔ جذبات کی قربانی اور جان کی قربانی — یہی قربانیاں تحریکِ جدید کی رُوح ہیں اور یہ قربانیاں تربیت ہی کے نتیجہ میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ پس تحریکِ جدید کی زیادہ سے زیادہ کامیابی کا انحصار بھی ذیلی تنظیموں کی بہتر کارکردگی پر ہی ہے۔ اور تحریکِ جدید کے ذریعہ دُنیا میں جو انقلاب برپا ہو رہا ہے اسے دیکھ کر کون ہے جس کے دل میں یہ خواہش نہ پیدا ہوتی ہو کہ وہ بھی اس میں حصّہ دار ہو۔ نہ صرف حصّہ دار ہو بلکہ اس انقلاب کے لانے والوں کی اگلی صف میں سرِ بکف موجود ہو۔ اس خواہش کے پورا ہونے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ ہے قربانی کی رُوح کا پیدا کر لینا۔ پس ہم میں سے سب کا فرض ہے کہ ہم ان ذیلی تنظیموں سے پُورا پُورا فائدہ اٹھائیں اور اپنے آپ کو اس انقلاب کے لئے تیار کریں جو اِس وقت چار دانگِ عالم میں برپا ہو رہا ہے اور جس کے نتیجہ میں اسلام تمام مذاہبِ باطلہ پر غالب آ کر رہے گا اور دُنیا ضلالت کے گڑھے سے نکل کر روشنی کی وادی میں شاداں و فرحاں ہو گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مطالبہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :-

"ہماری جماعت کے تاجر اپنی تجارت کے ساتھ ساتھ کسی اَور آدمی کو بھی تجارت کا کام سکھا دیں اور اسے بھی تجارت کے رازوں سے واقف کر دیں تو یہ بھی ایک قومی تعاون ہوگا اور اس کے نتیجہ میں وہ بہت بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اِسی طرح اگر کسی شخص کو کوئی پیشہ یا ہُنر آتا ہے تو اسے چاہیئے کہ اس پیشہ یا ہُنر کو اپنے پاس ہی نہ رکھے بلکہ دوسروں کو بھی سکھا دے۔"

یہ مطالبہ حضور رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی اِس آیت "تعاونوا علی البرّ والتّقوٰی" کے مطابق پیش فرمایا تھا۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:-

"پانچویں ہدایت جو اسلام نے اِس سلسلہ میں (یعنی تجارت کے سلسلہ میں) دی ہے اور جو تمام لوگوں سے تعلق رکھتی ہے ان لوگوں سے بھی جو تجارت اور صنعت کرنے والے ہیں اور اُن سے بھی جن کے پاس کسی اَور ذریعہ سے مال آتا ہے اُن کے لئے حکم ہے کہ تعاونوا علی البرّ والتّقوٰی کہ وہ نیکی اور تقویٰ کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کریں۔ پس وہی تجارت اور وہی صنعت مفید ہو سکتی ہے جو بِرّ اور تقویٰ پر دوسروں سے تعاون کرتی ہے۔"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کے سلسلہ میں جو مطالبات پیش فرمائے تھے ان میں سے ایک مطالبہ وقفِ تجارت تھا۔ اگر جماعت کا ہر تاجر اور صناع حضور کی اِس ہدایت پر عمل کرے تو تھوڑے ہی سے عرصہ میں جماعت میں کوئی شخص بھی بیکار نہیں رہے گا اور اس کے علاوہ فوری طور پر تجارت اور صنعت کو غیر معمولی فروغ حاصل ہو جائے گا۔ جماعت کی مجموعی آمد میں اضافہ ہوگا۔ چندوں کی وصولی پر بہت

(باقی صـ۱۸ پر)

منصور احمد عمر

کاروانِ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ:- مکرم سید جواد علی صاحب سیکرٹری امریکہ مشن مقیم واشنگٹن اپنی ششماہی رپورٹ از یکم صلح تا ۳۰۔ احسان میں تحریر فرماتے ہیں کہ امریکہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بنگالی نے ڈیٹن میں ایک فرسٹ لوتھرن چرچ میں اسلام پر لیکچر دیا۔ ایک سکول میں دو لیکچرز دئے۔ کلیولینڈ کے میئر سے ملاقات کی اور انہیں لٹریچر پیش کیا۔ اس موقع پر انہوں نے مکرم بنگالی صاحب کو کلیولینڈ جو امریکہ کا ایک بڑا شہر ہے کی کنجی ایک بکس میں رکھی ہوئی پیش کی۔ جماعت ڈیٹن کے بعض ممبران شہر کو لمبس میں جاکر اشتہارات تقسیم کرتے رہے۔ ہر ماہ ایک یوم التبلیغ منایا جاتا رہا۔ ڈیٹن میں ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ۲۵ غیر مسلم افراد شریک ہوئے۔ ڈیٹن کی لجنہ اماء اللہ کی پریذیڈنٹ نے حلقہ ڈیٹن کے کانگرس کے ممبر کو ایک تبلیغی خط لکھا۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کا ایک مضمون "Islam in Africa" قسط وار تین مہینوں تک ایک ہفتہ وار اخبار "The Dayton Express" میں چھپتا رہا۔ اسی طرح ڈیٹن کی جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم محمد قاسم صاحب کا ایک مضمون "Islam The Hope of Nation" اسی اخبار میں قسط وار شائع ہوتا رہا۔ ڈیٹن میں مسجد دیکھنے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے متعدد زائرین آتے رہے۔ خاص طور پر قابلِ ذکر درج ذیل ہیں:- (۱) ایئر فورس کے ایک ترک مسلمان افسر (۲) ایئر فورس کی ٹریننگ حاصل کرنے والے ایک پاکستانی مسلم دوست (۳) ایک چرچ کے پادری کئی مرتبہ مسجد میں آئے بالآخر بیعت سے مشرف ہوئے (۴) ایک پی ایچ ڈی کے طالب علم (۵) فیڈرل انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کے دو افسران (۶) ایک ہائی سکول کی ایک یہودی استانی۔

حلقہ شکاگو کے انچارج مکرم شکر الٰہی صاحب حسین کے سرکل میں ۲۵۰۰۰ تبلیغی اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ انہوں نے ۵۰۰ کی تعداد میں حضرت مسیح موعود

علیہ السلام کی ایک تصویر بھی شائع کی ہے۔ اِس تصویر کی مانگ کئی طرف سے آچکی تھی۔ ایک میگزین "Gate" میں "ایڈیٹر کے نام خط" باقاعدہ چھپتا رہا۔ اِس خط میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ کس طرح کئی لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں خوابیں دیکھیں۔ اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کیا۔ اِس خط کو پڑھ کر لوگ خطوط لکھ کر حضورؑ کی تصویر کا مطالبہ کرتے رہے۔ ایسے ۷۵ خطوط اب تک موصول ہو چکے ہیں۔ کئی ایک نے ایسی خوابیں لکھی ہیں جن میں حضورؑ کے حُلیے والے وجود کو انہوں نے دیکھا ہے۔

خاکسار کو واشنگٹن کی ایک نواحی بستی میں "منٹگمری کالج" میں ایک تقریر کی دعوت ملی۔ یہ تقریر کالج کی ایک موازنۂ مذاہب کی کلاس کے طلباء کے سامنے کی گئی۔ اسی طرح ایک میتھوڈسٹ چرچ میں موازنۂ مذاہب کی کلاس پر مشتمل طلباء کے سامنے تقریر کرنے کا موقع ملا۔ حلقہ واشنگٹن میں ہزاروں کی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ ۵۰۰ افراد سے ذاتی طور پر ملاقات کی گئی۔ ان کو اشتہارات دیئے گئے اور مزید معلومات کے لئے مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی۔ واشنگٹن مسجد میں سَو کے قریب زائرین آئے جن میں سے چند ایک خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں:۔ (۱) مصر کے ایک سول انجنیئر جو ٹریننگ کے لئے آئے ہوئے ہیں (۲) ایک کالج کے طالب علم جواب بیعت کر چکے ہیں (۳) ایک یونیورسٹی کے موازنۂ مذاہب کی کلاس کے لیکچرر (۴) واشنگٹن کی ایک کیتھولک تنظیم کے ایک پادری (۵) بالٹی مور کی ایک یونیورسٹی میں ریسرچ کرنے والے ایک ڈاکٹر (۶) کوپن ہیگن مشن کی ایک نومسلمہ بہن (۷) مڈل ایسٹ کے ایک ملک کے ایک عربی اخبار کے ایڈیٹر۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں فضل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈیٹن کے حلقہ میں ۱۲، شکاگو کے حلقہ میں ۵ اور حلقہ واشنگٹن میں ۹ کُل ۲۶ بیعتیں ہوئیں۔

جزائر فجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن جزائر فجی اپنی ششماہی رپورٹ از یکم صلح تا ۳۰ احسان میں رقمطراز ہیں کہ یہاں عید الاضحیٰ ۱۶-۲/۷ کو منائی گئی۔ تمام جماعتوں کو بذریعہ ریڈیو نماز کے وقت کی اطلاع کر دی گئی تھی چنانچہ جزیرہ ویٹی لیو میں نمازِ عید مسجد فضل سامابولا، مسجد محمود مارو، مسجد اقصیٰ خاندی اور تحریکِ جدید احمدیہ پرائمری سکول تاوا کو بو واقع لٹوکا میں ادا کی گئی۔ ہر جگہ بڑی اعلیٰ حاضری تھی۔

ملکۂ انگلستان الزبتھ ثانی بمع اپنے خاوند اور شہزادی مارچ ۱۹۷۰ء میں جزائر فجی تشریف لائیں۔ اِس موقع پر یونیورسٹی کو چارٹر دینے کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں خاکسار کو بمع ایک مزید عہدیدار شمولیت کی دعوت ملی چنانچہ خاکسار اور مکرم امام کمال الدین صاحب آڈیٹر اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر لوگوں کو احمدیت

سے متعارف کرایا گیا۔

ریڈیو فجی پر ایک مزید موقع بولنے کا حاصل کیا گیا چنانچہ ۱۱½ کو تقریر نشر ہوئی۔ تقریر کا متن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات پر مشتمل تھا۔ جیل کے ملازمین اور افسرِ اعلیٰ کو تبلیغی لٹریچر دیا گیا۔ ان ملازمین میں ہندو، مسلم اور عیسائی سب ہی شامل تھے۔ ایگریکلچر سکول کاروونیوپا کے پرنسپل صاحب، سٹاف اور طلباء کے سامنے اسلام پر لیکچر دیا گیا۔ لٹوکا کے مقام پر سرکاری ویسٹرن ریجنل لائبریری کے لائبریرین ہمارے مشن سے پندرہ کتب بزبان انگریزی اپنی لائبریری میں رکھنے کے لئے لے گئے۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں مشن ہاؤس میں آنیوالے متعدد زائرین میں سے چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے:۔ (۱) یونیورسٹی کے ایک مسلمان طالب علم نے اپنی کلاس میں اسلام پر لیکچر دینا تھا وہ اس لیکچر کی تیاری کے سلسلہ میں آئے۔ چنانچہ انہیں تیاری کروائی گئی (۲) یونیورسٹی آف ساؤتھ پیسیفک کے ایک آسٹریلین پروفیسر (۳) دو کویت کی طالبات۔

اِس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ۵۶ افراد کو قبولِ حق کی توفیق ملی۔ ان میں ایک معتدبہ تعداد مکرم مولوی محمد عمر صاحب عرف لال ٹوپی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔

کینیا

مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مبلغ انچارج کینیا مشن نے ماہِ ہجرت و احسان میں ممباسہ اور ٹاویٹا کا ایک کامیاب تبلیغی اور تربیتی دَورہ کیا۔ ۲۹ ہجرت سے ۳۔ احسان تک ممباسہ میں قیام کے دوران آپ نے نہایت کامیابی کے ساتھ ممباسہ اور قریبی مقامات میں تقاریر اور انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ پیغامِ حق پہنچایا۔ نیوایرا سیکنڈری سکول میں طلباء سے خطاب کیا جس میں آپ نے کفنِ مسیح کے بارے میں سائنسی تحقیقات پر روشنی ڈالی۔ ممباسہ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ میں جاکر طلباء کو اخبارات دیئے۔ ریلوے کسٹم آفس بھی گئے وہاں کئی افراد سے ملاقات ہوئی اور تبلیغی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ جماعت ممباسہ نے آپ کے اعزاز میں ایک عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں پچاس غیر از جماعت افراد بھی شامل تھے۔ اس موقع پر آپ نے ایک مؤثر تقریر کی۔ آپ لیکونی سکول آف بلائنڈز میں بھی گئے اور طلباء کو خطاب کیا۔ سرکاری دفاتر میں گئے اور افسران و دیگر کارکنان کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ گورنمنٹ سیکنڈری سکول آف کوالے میں آپ نے احمدیت پر دو تقاریر کیں۔ طلباء نے ان تقاریر میں بہت دلچسپی لی۔ گولینی سکول میں آپ کے اعزاز میں عصرانہ کا انتظام کیا گیا جس میں آپ نے اسلام کی صداقت پر تقریر کی۔ اِس اجلاس کی صدارت ڈسٹرکٹ آفیسر نے کی۔ آپ نے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب اختر اور مکرم مولوی احمد شمشیر صاحب سوکیہ کی معیت میں سیف بن سالم لائبریری کے چیف لائبریرین کو انگریزی ترجمۃ القرآن اور بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگر کتب پیش کیں جو انہوں نے بخوشی قبول کیں۔

ممباسہ کے ہفتہ بھر کامیاب دَورہ کے بعد ۴۔ احسان سے ٹاویٹا کا دَورہ شروع ہوا۔ ۶۔ ۷۔ احسان کو اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کا ایک کامیاب اجتماعی جلسہ ایلڈورو مقام پر ہوا۔ مبلغین نے تقاریر کیں۔ حاضرین میں چند غیر احمدی و عیسائی افراد بھی تھے۔ ۸۔ احسان کو مکرم مولانا صاحب نے زیوانی مقام پر ایک سکول کی چھٹی اور ساتویں کلاسوں کے قریباً اسّی طلباء کو خطاب کیا۔ ہیڈ ماسٹر نے نصف گھنٹہ تقریر کے لئے دیا تھا لیکن تقریر اور سلسلۂ سوال و جواب کی دلچسپی کے باعث یہ پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دَورہ بہت کامیاب رہا۔

یورپ :-

یورپ کے احمدیہ مشنز کی ماہِ ظہور کی اہم مساعی :-

● انگلستان :- مکرم امام صاحب نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی معیت میں چار جماعتوں کا دَورہ کیا — مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ انچارج گیمبیا مشن نے بھی خطاب کیا۔

● سپین :- ۱۵۰ اہم شخصیات کو لٹریچر ارسال کیا گیا — ہر اتوار کو تبلیغی اور تربیتی تقاریب منعقد کی گئیں — مختلف مقامات پہ تبلیغی تقاریر کی گئیں — دو افراد نے بیعت کی۔

ہالینڈ :- ٹیونس کے ۱۵ اسکاؤٹس نے مسجد کی زیارت کی — ہفتہ وار اجلاسوں میں قرآنِ کریم کا درس دیا جاتا رہا — "اسلام" کے موضوع پر ایک طالب علم کو لیکچر تیار کروایا گیا — ۴ افراد سلسلۂ بیعت میں شامل ہوئے۔

مغربی جرمنی :- مکرم ڈاکٹر چوسی صاحب نے وین میں "World Esperanto Congress" میں اسلام کی نمائندگی کی — فرینکفورٹ میں ہر ہفتہ بچوں کی کلاس منعقد کی جاتی رہی۔

سکنڈے نیویا :- طلباء کے دو وفود نے مسجد کی زیارت کی — مسٹر میڈلسن نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ڈینش زبان میں ترجمہ کرنا شروع کیا۔

سوئٹزرلینڈ :- یوگوسلاویہ کی جماعتوں کا دَورہ کیا گیا — نائیجیریا کے سفیر نے اپنے خاندان کے ساتھ مسجد کی زیارت کی — تین وفود کا مسجد میں استقبال کیا گیا — دو افراد نے بیعت کی۔

ملائشیا

سبا (ملائشیا) مشن کے انچارج مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی ہیں۔ ملائشیا میں مختلف الطبقات کے متعدد احباب سے ان کی

(باقی صـ۲۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

اناجیل کی تاریخی حیثیت[1]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اناجیل جمع ہے انجیل کی اور انجیل کے معنی ہیں خوشخبری۔ معروف اصطلاح میں اناجیل وہ چار کتابیں ہیں جو "نیا عہدنامہ" میں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کے نام سے شامل کی گئی ہیں۔

بائبل کے دو حصے ہیں، پرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ۔ پرانا عہدنامہ یہودیوں کی بائبل ہے اور نیا عہدنامہ عیسائیوں کی۔ اگرچہ عیسائی پرانے عہدنامہ پر بھی اپنے رنگ میں ایمان لانے کا یقین دلاتے ہیں اور پرانے اور نئے عہدنامہ کو اکٹھا شائع کرتے ہیں لیکن حقیقتاً نیا عہدنامہ ہی وہ کتاب ہے جسے عیسائی اپنے ایمان کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔ پرانے عہدنامہ کے متعلق ان کا خیال ہے کہ یہ قانونِ شریعت کی کتاب تھی اور شریعت کی ضرورت حضرت مسیح ناصری کی آمد کے ساتھ ختم ہو گئی۔

نئے عہدنامہ میں چار انجیلیں ہیں، اکیس خطوط ہیں، ایک مکاشفہ ہے اور ایک کتاب رسولوں کے اعمال نامہ سے موسوم ہے۔

خاکسار کا یہ مختصر سا مضمون نئے عہدنامہ کی صرف پہلی چار کتابوں یعنی چار انجیلوں (متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی انجیل) سے متعلق ہے۔

یہ چاروں انجیلیں کب لکھی گئیں، کن لوگوں نے لکھیں، ان میں پیش کردہ امور کہاں تک درست مانے جا سکتے ہیں؟ ان چاروں انجیلوں کو کب ایک کتابی صورت دی گئی؟ کتابی صورت دیئے جانے تک ان پر کیا گزری؟ اُس وقت سے لے کر اب تک ان کے ساتھ کیا حوادث پیش آئے ہیں اور ان حوادث کی تاریخی اہمیت کیا ہے؟ یہ ہیں وہ چند ایک باتیں جو خاکسار اِس مضمون میں پیش کرنے کی کوشش کرے گا۔ وباللہ التوفیق۔

جہاں تک اناجیل کی تصنیف کا تعلق ہے تمام عیسائی محققین اِس بات پر متفق ہیں کہ عیسائیت کے آغاز میں یعنی حضرت مسیح ناصریؑ کی اپنے حواریوں میں موجودگی اور واقعۂ صلیب کے کئی سال بعد تک اِس بات کی قطعاً کوئی ضرورت محسوس نہ کی گئی تھی کہ حضرت مسیح ناصریؑ کے سوانح حیات یا ان کے ارشادات

---

[1] یہ مضمون بصورت مقالہ مجلس ارشاد مرکزیہ ربوہ کے اجلاس میں پڑھا گیا۔

کو احاطۂ تحریر میں لایا جائے۔ حواریوں نے جو کچھ دیکھا یا سُنا تھا وہ زبانی طور پر اسے مسیحؑ کے پیغام کی صورت میں لوگوں تک پہنچاتے تھے جب عیسائیت ایک محدود علاقہ سے نکل کر دوسرے شہروں میں بھی پھیلنے لگی تو ان دوسرے شہروں کے عیسائیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ان کے نام خطوط لکھے جانے لگے چنانچہ عیسائیت کے متعلق سب سے پہلا لٹریچر خطوط ہی کی صورت میں ملتا ہے۔ سب سے پہلے خط کی جو تاریخ معیّن کی جا سکتی ہے وہ ۴۶ء ہے اور سب سے پہلی انجیل یعنی مرقس کی انجیل ۶۸ء میں لکھی گئی۔ اگرچہ کہا جاتا ہے کہ مرقس کی انجیل سے پہلے بھی کسی نے حضرت مسیح ناصریؑ کے ارشادات جمع کئے تھے اور انہیں کتابی شکل دی تھی لیکن ان کا Logia کے نام سے ذکر تو موجود ہے وہ کتاب ناپید ہو چکی ہے۔ متی کی انجیل ۸۰ء میں لکھی گئی۔ لوقا کی انجیل ۶۸ء میں اور یوحنا کی انجیل ۱۱۵ء میں۔ یہ تاریخیں عیسائی محققین نے اناجیل کی اندرونی اور بعض بیرونی شہادتوں کی بناء پر متعیّن کی ہیں۔

بیرونی شہادتوں کے طور پر جن دوسرے مصنّفین کی کتب سے مدد لی گئی ہے وہ ہیں Justin Martyr کی کتاب Apologis جو ۱۵۰ء میں لکھی گئی۔ Iranious کی تحریریں جو ۱۷۰ء تک منصۂ شہود پر آئیں اور Fabium کی کتاب Diatessaron جو ۱۶۰ء میں لکھی گئی۔ سب سے پہلے جس تحریر میں چاروں اناجیل کا اکٹھا ذکر ملتا ہے وہ Hippolytus نے روم میں ۲۰۰ء میں لکھی تھی اور اسے Mauratorian Fragment کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اگرچہ دوسری صدی عیسوی کے اختتام سے قبل عیسائیوں کو اس بات کی طرف توجہ پیدا ہو گئی تھی کہ پُرانے عہد نامے کے ساتھ ساتھ اب ان کے پاس ایک نیا عہد نامہ بھی موجود تھا لیکن چوتھی صدی کے دوسرے نصف تک ان کتب کی حیثیت مستحکم نہ ہو سکی تھی۔ ۳۹۷ء میں کارتھیج میں منعقد ہونے والی عیسائی کانفرنس نے جس میں Augustine (عیسائیوں کا ایک بہت بڑا اہلِ فکر) بھی موجود تھا سارے عہد نامہ کی توثیق کی۔ اس توثیق کے بعد متعدد دیگر اناجیل جو کم و بیش عیسائی دُنیا میں رائج ہو چکی تھیں ان کو غیر مقدس اور غیر ضروری قرار دے دیا گیا۔

یہ چاروں اناجیل لکھی کس نے ہیں اس بات کا قطعی فیصلہ غالباً کبھی نہ ہو سکے گا۔ جن مصنّفین کے نام ان اناجیل پر درج ہیں ان کے متعلق ایک لمبے عرصہ تک عیسائی دُنیا میں بحث ہوتی رہی ہے اور عیسائی محقّقین صرف اس نتیجہ پر پہنچ سکے ہیں کہ لکھنے والے چاہے کوئی ہوں اب یہی نام ان اناجیل کے ساتھ چسپاں رہنے چاہئیں۔

The Bible - its letters and spirit میں متی کی شخصیت پر۔ The Philosophy of Jesus میں مرقس کی شخصیت پر اور Outline history of

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلیسا میں لوقا کی شخصیت پر متعدد اعتراضات کئے گئے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جو اناجیل ان کے نام سے منسوب ہیں ان کے متعلق حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ انہوں نے ہی لکھی تھیں۔ جہاں تک لوقا کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ دراصل لوقا کسی اور لفظ سے بنا ہے اور اس لفظ کا ترجمہ روشن ہونے کی وجہ سے اس انجیل کو روحانی روشنی دی جانے والی کتاب سمجھ کر اس پر لفظ لوقا ثبت کر دیا گیا ہے۔ بہرحال حقیقت یہ ہے کہ یہ چاروں اناجیل متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی طرف منسوب ہونے کے باوجود ہمیشہ سے مشتبہ رہی ہیں کہ غالباً یہ ان کے علاوہ کچھ اور لوگوں کی تصانیف ہیں۔

اِن چاروں اناجیل میں پیش کردہ امور کو کس حد تک درست مانا جا سکتا ہے۔ یہ ایک نہایت اہم امر ہے کیونکہ اِس بات پر عیسائیت کے مروّجہ عقائد کی درستی یا نادرستی کا انحصار ہے۔ اگر ان اناجیل میں درج شدہ بعض باتیں نادرست ہیں تو یقیناً ساری باتوں پر شک کا ایک ایسا سایہ پڑتا ہے جو ان کی حیثیت کو نہایت غیر یقینی اور غیر تسلی بخش بنا دیتا ہے۔

Stanley Cook اپنی کتاب An Introduction to the Bible میں لکھتے ہیں کہ موازنۂ مذاہب اور موجودہ علم ہمیں اِس بات سے روکتے ہیں کہ ہم یہ کہیں کہ بائیبل خدا کا کلام ہے۔ اور اگر ہم یہ کہیں بھی تو بائیبل میں خدا کے کلام کو کہاں تلاش کریں۔ بعض لوگ اِن کتابوں کو رد کرتے ہیں جو Apocrypha کہلاتی ہیں۔ بعض پرانے عہد نامہ کو ناقابلِ توثیق قرار دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اناجیل کو تو لے لیا جائے لیکن پولوس کے خطوط کو چھوڑ دیا جائے۔ اور بعض اور لوگ ہیں جو حضرت مسیح ناصریؑ کے ارشادات کی بجائے پولوس کے پیش کردہ امور پر اپنے ایمان کی بنیاد رکھنا چاہتے ہیں۔ James Bakie D.D. کہتے ہیں کہ پرانا عہد نامہ صرف ایک قومی ادب ہے جس کی آخری شکل ۱۰۰ قبل مسیح میں سامنے آئی۔ نئے عہد نامے کی حیثیت بھی کوئی اس سے بہتر نہیں ہے۔ جوں جوں مسیح کی دوبارہ واپسی کے وعدہ کے پورا ہونے میں تاخیر ہوتی گئی جو باتیں لوگوں میں روایتاً مشہور تھیں وہ احاطۂ تحریر میں لائی جانے لگیں۔

Sir Frederic Kenyon اپنی کتاب The Story of the Bible میں کہتے ہیں کہ انجیل کا تو تصوّر ہی بہت بعد میں پیدا ہوا ہے۔ یہ بات کہنے سے ان کا مطلب یہ ہے کہ جب انجیل لکھی جانے کا وقت تھا اُس وقت تو کچھ لکھا نہ گیا اور جب بہت سی باتیں یاد سے محو ہو گئیں یا ان میں عقیدت مندی کا مبالغہ بھی شامل ہو گیا تو پھر انجیل لکھی جانے لگی۔

یہ کہ پہلے مسوّدات ضائع ہو چکے ہیں اس سے

تو کوئی عیسائی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن ان مسوّدات کے ضائع ہونے کے بعد جو کچھ لکھا گیا وہی اگر جوں کا توں رہتا تو شاید اناجیل پر کسی حد تک بھروسہ کیا جا سکتا لیکن عیسائی محققین کھلم کھلا اِس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ بائیبل کی عبارتوں کو اس حد تک بدلا جا چکا ہے کہ اب یہ کہنا کہ اصل عبارت کہاں سے شروع ہوتی ہے اور بلاوٹ کہاں سے۔ یہ بھی ممکن نہیں رہا۔ اگرچہ اس بات کی ہمیشہ کوشش ہوتی رہی ہے اور آئندہ بھی ہمیشہ ہوتی رہے گی کہ اصل سے نقل کو الگ کیا جائے لیکن کسی صحیح اور آخری نتیجہ پر کبھی نہ پہنچا جا سکے گا۔ کچھ عرصہ ہوا امریکہ میں Dr. Luther A. weigle صاحب Yale Divinity School کے Dean Emeritus ہیں کی صدارت میں عیسائی دنیا کے تقریباً ۳۲ بہت بڑے عالموں نے بائیبل کا ترجمہ کیا ہے۔ اس میں انہوں نے عبارتوں کی عبارتیں متن میں سے نکال کر حاشیہ میں ڈال دی ہیں اور اس کی وجہ یہ تحریر کی ہے کہ پرانی مستند کتب میں یہ عبارتیں نہیں ملتیں۔ میں نے نائیجیریا میں ایک دفعہ ایک پبلک جلسہ میں جب یہ کہا کہ بائیبل میں ہمیشہ سے تبدیلی ہوتی چلی آئی ہے تو ایک نوجوان کہنے لگے یہ بات صرف اِس حد تک درست ہے کہ زبان بدلتی چلی گئی ہے لیکن معناً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ میں نے امریکہ کی شائع شدہ بائیبل (Revised Standard Version) ان کے ہاتھ میں دے کر اُن سے کہا کہ یوحنا انجیل کے آٹھویں باب کی ساتویں آیت پڑھ کر سُنائیں؟ انہوں نے بائیبل ہاتھ میں لی اور جھٹ سے یوحنا کی انجیل کا آٹھواں باب نکال کر مطلوبہ آیت پڑھنی چاہی لیکن اب تو یہ باب شروع ہی آیت نمبر ۱۲ سے ہوتا ہے وہ ساتویں آیت کہاں سے پڑھتے۔ اِس باب کے آغاز ہی میں ایک سے گیارہ تک کی آیات نہ پاکر وہ بلند آواز سے کہنے لگے۔ یہ بائیبل مسلمانوں نے چھاپی ہوگی۔ جب حقیقتِ حال بتائی گئی تو وہ خاموشی سے پبلک میٹنگ چھوڑ کر چلے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ حاشیہ سے متن میں اور متن سے حاشیہ میں عبارتوں کی تبدیلی کا عمل نہایت شدّومد سے جاری رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر جو کچھ اناجیل کے متعلق لکھا تھا وہ عیسائی محققین نے آج حرف بہ حرف صحیح ثابت کر دیا ہے۔ میں یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے چند ایک اقتباسات پیش کرتا ہوں۔ حضورؑ فرماتے ہیں:-

"افترا کی باتوں پر کیوں تعجب کرنا چاہیئے۔ ایسا بہت کچھ ہوا ہے اور ہوتا ہے عیسائیوں کو آپ اقرار ہے کہ ہم میں سے بہت لوگ ابتدائی زمانوں میں اپنی طرف سے کتابیں بنا کر اور بہت کچھ کمالات اپنے بزرگوں

کے ان میں لکھ کر پھر خدائے تعالیٰ کی طرف
ان کو منسوب کرتے رہے ہیں اور دعویٰ
کر دیا جاتا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے
کتابیں پس جبکہ قدیم عادت عیسائیوں
اور یہودیوں کی یہی جعلسازی چلی آئی
ہے تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ
متی وغیرہ انجیلوں کو اس عادت سے
کیوں باہر رکھا جائے۔ حالانکہ اُس
ساہوکار کی طرح جس کا روزنامچہ اور
بہی کھاتہ بوجہ صریح تناقض اور مشکوکیت
کے پوشیدہ حال کو ظاہر کر رہا ہو۔ ہر
چہار انجیلوں سے وہ کارستانی ظاہر
ہو رہی ہے جس کو انہوں نے چھپانا چاہا
تھا۔ اسی وجہ سے یورپ اور امریکہ میں
غور کرنے والوں کی طبیعتوں میں ایک
طوفانِ شکوک پیدا ہو گیا ہے۔" (ایک
عیسائی کے تین سوالوں کے جوابات صفحہ ۵۵،۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"اس کی تحقیق کرنا مشکل ہے کہ کب اور
کس وقت یہ باتیں انجیلوں میں ملائی گئی
ہیں اگرچہ عیسائیوں کا اقرار ہے کہ خود
انجیل نویسوں نے یہ باتیں اپنی طرف سے
ملا دی ہیں۔ مگر اس عاجز کی دانست
میں یہ حاشیے آہستہ آہستہ چڑھے ہیں
اور جعلساز مکار پیچھے سے بہت کچھ موقعہ
پاتے رہے ہیں۔ ہاں مستقل طور پر کئی جعلی
کتابیں جو الہامی ہونے کے نام سے مشہور
ہو گئیں حضرات مسیحیوں اور یہودیوں نے
اوائل دنوں میں ہی تالیف کر کے شائع کر
دی تھیں۔ چنانچہ اس جعلسازی کی برکت سے
بجائے ایک انجیل کے بہت سی انجیلیں شائع
ہو گئیں عیسائیوں کا خود یہ بیان ہے کہ
مسیح کے بعد جعلی انجیلیں کئی تالیف ہوئیں
جیسا کہ منجملہ ان کے ایک انجیل برنباس بھی
ہے۔ یہ تو عیسائیوں کا بیان ہے مگر میں
کہتا ہوں کہ چونکہ ان انجیلوں اور اناجیل
اربعہ مروّجہ میں بہت کچھ تناقض ہے
یہاں تک کہ برنباس کی انجیل مسیح کے
مصلوب ہونے سے بھی منکر اور مسئلہ تثلیث
کے بھی مخالف اور مسیح کی الوہیت اور
ابنیت کو بھی نہیں مانتی اور نبی آخر الزمان
صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کی صریح لفظوں
میں بشارت دیتی ہے۔ تو اب عیسائیوں کے
اس دعویٰ بے دلیل کو کیونکر مان لیا جائے
کہ جن انجیلوں کو انہوں نے رواج دیا ہے
وہ تو سچی ہیں اور جو اُنکے مخالف ہیں وہ
سب جھوٹی ہیں۔ ماسوا اسکے جبکہ عیسائیوں
میں جعل کی اس قدر گرم بازاری رہی ہے
کہ بعض کامل استادوں نے پوری پوری
انجیلیں بھی اپنی طرف سے بنا کر عام طور پر

قوم میں انہیں شائع کر دیا اور ایک ذرّہ
پروں پر پانی پڑنے نہ دیا۔ تو کسی کتاب
کا محرف مبدّل کرنا ان کے آگے کیا
حقیقت رکھتا ہے۔ پھر جبکہ یہ بھی تسلیم کر لیا
گیا ہے کہ مسیح کے زمانے میں یہ انجیلیں
قلمبند نہیں ہوئیں بلکہ ساٹھ یا ستّر برس
مسیح کے فوت ہونے کے بعد یا کچھ
کم و بیش باختلافِ روائت اناجیلِ اربعہ
کا مجموعہ دنیا میں پیدا ہوا تو اس سے
ان انجیلوں کی نسبت اَور بھی شک
پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کا ثبوت دینا
مشکل ہے کہ اس عرصہ تک حواری زندہ
رہے ہوں یا ان کی قوتیں قائم رہی ہوں۔
اب ہم سب قصّوں کو مختصر کر کے ناظرین
کو یہ باور کراتے ہیں کہ اِس بات کا
عیسائیوں نے ہرگز صفائی سے ثبوت نہیں
دیا کہ بارہ انجیلیں تو جعلی ہیں اور وہ چار
جن کو رواج دے رہے ہیں جعلی اور تحریف سے
مبرّا ہیں بلکہ وہ ان چاروں کی نسبت
بھی خود اقرار کرتے ہیں کہ وہ خالص
خدا تعالیٰ کا کلام نہیں۔ اور اگر وہ ایسا
اقرار بھی نہ کرتے تب بھی انجیلوں کے
مغشوش ہونے میں کچھ شک نہیں تھا
کیونکہ اِس بات کا بار ثبوت ان کے
ذمّہ ہے جس سے آج تک وہ سبکدوش
نہیں ہو سکے کہ کیوں دوسری انجیلیں جعلی
ہیں اور یہ جعلی نہیں۔" (ایک عیسائی کے
تین سوالوں کے جوابات۔ حاشیہ صفحہ ۵۴)

نیز حضور علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اب یہ بھی یاد رہے کہ پادریوں کی
مذہبی کتابوں کا ذخیرہ ایک ایسا ردّی
ذخیرہ ہے جو نہایت قابلِ شرم ہے۔ وہ
لوگ صرف اپنی ہی اٹکل سے بعض کتابوں
کو آسمانی ٹھہراتے ہیں اور بعض کو جعلی قرار
دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک یہ چار
انجیلیں اصلی ہیں اور باقی اناجیل جو چھپن
کے قریب ہیں جعلی ہیں مگر محض گمان اور
شک کی رُو سے نہ کسی محکم دلیل پر اس
خیال کی بناء ہے۔ چونکہ مروّجہ انجیلوں
اور دوسری انجیلوں میں بہت تناقض ہے
اِس لئے اپنے گھر میں ہی یہ فیصلہ کر لیا
ہے اور محقّقین کی یہی رائے ہے کہ کچھ نہیں
کہہ سکتے کہ یہ انجیلیں جعلی ہیں یا وہ جعلی ہیں
اِس لئے شاہ ایڈورڈ قیصر کی تخت نشینی
کی تقریب پر لنڈن کے پادریوں نے وہ
تمام کتابیں جن کو یہ لوگ جعلی تصوّر کرتے
ہیں ان چار انجیلوں کے ساتھ ایک ہی
جلد میں مجلد کر کے مبارکبادی کے طور پر نذر
پیش کی تھیں اور اس مجموعہ کی ایک جلد ہمارے
پاس بھی ہے۔" (چشمۂ مسیحی صفحہ ۵)

نیز حضورؒ فرماتے ہیں :-

"مَیں نے یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ پادری صاحبان کا ایک بڑا محقق شمد نام کہتا ہے کہ یوحنا کی انجیل کے سوا باقی تینوں انجیلیں جعلی ہیں اور مشہور فاضل ڈاڈویل ان تحقیقات کے بعد لکھتا ہے کہ دوسری صدی کے وسط تک ان موجودہ چار انجیلوں کا کوئی نشان دنیا میں نہ تھا۔ سیمرل کہتا ہے کہ موجودہ عہد نامہ یعنی انجیلیں نیک نیتی کے بہانے سے مکاری کے ساتھ دوسری صدی کے آخر میں لکھی گئیں اور ایک پادری ریولیسن نام انگلستان کا رہنے والا کہتا ہے کہ متی کی یونانی انجیل دوسری صدی مسیحی میں ایک ایسے آدمی نے لکھی تھی جو یہودی نہ تھا اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس میں بہت سی غلطیاں اس ملک کے جغرافیہ کی بابت اور یہودیوں کی رسومات کی بابت ہیں عیسائیوں کے محققین اس بات کے بھی مقر ہیں کہ ایک عیسائی اپنے مذہب کے رُو سے انسانی سوسائٹی میں نہیں رہ سکتا اور نہ تجارت کر سکتا ہے کیونکہ انجیل میں امیر بننے اور کل کی فکر کرنے سے منع کیا گیا ہے۔" (کتاب البریہ صفحہ ۶۸)

اناجیل میں جو تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں یا اب ہو رہی ہیں ان کے متعلق یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ متن میں سے بعض ایسی عبارتیں حذف کر دی گئی ہیں کہ جن پر پہلے عیسائیوں نے اعتقادی اور اخلاقی بنیادیں قائم کی تھیں یا جو حضرت مسیح ناصریؑ کی اخلاقی حالت پر ایک دھبہ سے کم نہ تھیں جہاں تک بائیبل کے متن میں تبدیلیوں کا سوال ہے اسنے عیسائی محققین کو بھی خاصہ پریشان کر رکھا ہے۔ امریکہ کے رسالہ TIME (31.8.1962) کے نامہ نگار نے "Out with the old" (پرانی باتوں کو نکال باہر کرو) کے عنوان سے لکھا :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"یوں معلوم ہوتا ہے کہ بائیبل کے نئے ترجمے ہر سال شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں اب ایک بنیادی انگریزی میں بائیبل ہے۔ ایک نظم میں، ایک وہ جو ایسی نثر میں ہے جسے یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ میرے سامنے ایک بلّی (یعنی نہایت سادہ نثر) ایک ریڈرز ڈائجسٹ جیسی انگریزی میں لیکن نیو انگلش بائبل جو برطانیہ کے پروٹسٹنٹ تیار کر رہے ہیں یہ کوئی ایسی ویسی کوشش نہیں ہے بلکہ یہ ایک نہایت سنجیدہ کوشش ہے اس امر کی کہ بالکل صحیح بائبل لوگوں کے ہاتھوں میں دی جائے۔"

اِس رسالہ نے اپنی ۱۰ دسمبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں لکھا :-

"یسوع کے سوانح حیات کو تاریخی حیثیت سے ضابطۂ تحریر میں لانے کا مسئلہ اِس لئے سب سے زیادہ مشکل ہے

(اور یہ مشکل ڈیوڈ فریڈرک سٹراس
(David Friedric
(Strauss سے لیکر البرٹ شوئٹزر 1835
تک جوں کی توں رہی ہے) کیونکہ مسیح
کے مرکر جی اُٹھنے کی تفاصیل تمام اناجیل
میں خاصے اختلاف کے ساتھ بیان ہوئی
ہیں۔ Bultman تو کہتے ہیں کہ
مرکر جی اُٹھنا کوئی تاریخی حیثیت نہیں رکھتا
شوئٹزر نے مسیح کے مرکر جی اُٹھنے اور
قبر کے خالی ہونے سے صاف انکار کیا ہے"

TIME ہی نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء کی اشاعت میں لکھا کہ ہر وہ شخص جو بائبل کا حوالہ دینا چاہے اُسے ہمیشہ یہ مشورہ دیا جانا چاہیئے کہ حوالہ والی آیت کو کم از کم دو دفعہ چیک کر لے کیونکہ آجکل بائبل کو revise کرنے کے جوش میں جو ایڈیشن چھپ رہے ہیں ہوسکتا ہے ان میں سے وہ آیت نکال دی گئی ہو۔ گزشتہ ہفتہ بدلتی ہوئی بائبل کے دو مزید ایڈیشن منصۂ شہود پر آئے ہیں۔

نیو انگلش بائبل کے چیئرمین نے ترجموں کے سلسلہ میں ایک نہایت دلچسپ بات کہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ لوگ متعدد ترجموں سے کچھ پریشان نظر آتے ہیں لیکن ہر سو سال کے بعد زبان میں خاصی تبدیلی آجاتی ہے اور اس تبدیلی کے پیشِ نظر نئے ترجمہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔

جب مَیں نے یہ بات پڑھی تو مجھے خیال آیا کہ عیسائی تو ایک لمبے عرصہ کے بعد بائبل کی لفظی حفاظت کے لئے ہر سو سال بعد ترجمہ کے قائل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور قرآنِ کریم کی معنوی حفاظت کے لئے گزشتہ چودہ سو سال میں یہ انتظام کئے رکھا ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدّد آتے رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے اِس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ اوّل تو شروع میں عیسائیوں کو انجیل لکھنے کا خیال ہی نہ آیا تھا جب انجیل لکھی جانے لگی تو ہر کہ ومہ نے اِس موضوع پر قلم اُٹھانا شروع کر دیا اور مارکیٹ میں بیسیوں انجیلیں آ گئیں۔ یہ تمام اناجیل کسی نہ کسی رنگ میں ایک دوسری سے مختلف تھیں اور بعض امور میں واقعاتی طور پر بھی ایک دوسری سے اختلاف رکھتی تھیں۔ چار سو سال تک یہ فیصلہ نہ ہو پایا تھا کہ عیسائیوں کی کتابِ مقدس میں کونسی اناجیل شامل ہوں گی۔ اِس غیر یقینی کے علاوہ یہ بات بھی نمایاں رہی کہ ہر انجیل کو دوبارہ اور سہ بارہ لکھتے وقت اس میں کمی یا زیادتی کی گئی۔

اصل مسودات اوائل میں ہی ضائع ہو گئے تھے اِس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ موجودہ مروّجہ اناجیل کس حد تک اصل مسودات سے ملتی ہیں اور کِس حد تک مختلف ہیں۔ اناجیل میں تبدیلی کا عمل اس شدّ و مد سے جاری ہے کہ عیسائی خود حیران ہیں کہ کس ایڈیشن کو رکھیں اور کس کو چھوڑ دیں۔

اِن جملہ امور کے پیشِ نظر صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ اناجیل کی تاریخی حیثیت نہایت غیر مستند ہے۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ
ربّ العٰلمین

نسیم سیفی

عیسائی لوگ اور گرجے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیوں کے خیال میں دُنیا میں ایک ہی مذہب ہے اور وہ ہے عیسائیت۔ وہ جب بھی مذہب کا ذکر کرتے ہیں ان کا مطلب عیسائیت ہی ہوتا ہے۔ مغربی افریقہ کے سکولوں میں ریلیجس نالج (دینیات) کا مطلب ہمیشہ عیسائیت اور بائبل ہی رہا۔ یہ تو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت کے قائم کردہ سکولوں نے ان کے ذہنوں کو ایک دھچکا لگایا ہے تو انہیں اِس بات کا احساس پیدا ہونے لگا ہے کہ مذہب سے مراد صرف عیسائیت نہیں۔

عیسائی لوگ ۔ خصوصاً ان کے بڑے بڑے پادری مذہب کے متعلق بیان جاری کرتے ہیں تو دراصل وہ بیان عیسائیت ہی سے متعلق ہوتا ہے۔

حال ہی میں فری ٹاؤن (سیرالیون) کے ایک پادری نے اپنے گرجے میں کہا کہ مذہب دُنیا سے ختم ہو رہا ہے۔ ان پادری صاحب کا نام ہے ای۔ سی۔ اے۔ جانسن۔ اور ان کا بیان فری ٹاؤن کے اخبار ڈیلی میل میں شائع ہوا ہے۔

گرجے میں گانے کے لئے ساز کا سامان بھی ہوتا ہے اور عام طور پر نوجوان لڑکے اس ساز کے ساتھ گاتے ہیں۔ اس ساز کے سامان کو Choir کہتے ہیں۔ پادری جانسن کے گرجے میں Choir کا دن منایا جا رہا تھا۔

پادری جانسن نے کہا کہ ایک روز وہ گرجے آ رہے تھے کہ راستے میں کسی شخص نے انہیں روک کر پوچھا کیوں پادری صاحب آج کا خطبہ لمبا ہوگا یا مختصر؟

ایک اَور شخص نے ایک دفعہ ان سے کہا "پادری صاحب اپنے خطبہ کو دس منٹ سے زیادہ لمبا نہ کیا کیجئے۔

پادری جانسن کہتے ہیں کہ لوگوں کے یہ سوالات اِس بات کی دلیل ہیں کہ وہ گرجے میں خطبہ سُننے نہیں آتے بلکہ وہ گانے سُننے آتے ہیں۔ انکی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ گرجے کے سازوں کے ساتھ کچھ دیر گا کر اپنی تسکین کر لیں۔

پادری صاحب موصوف نے مزید کہا کہ

صرف سپین ہی میں نہیں بلکہ ساری دُنیا میں مذہب کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ گزشتہ ایام میں گرجے میں ساز بجانا (ساز بجانے والے کو Chorister کہتے ہیں) باعثِ عزّت سمجھا جاتا تھا لیکن آج اگر کوئی یہ کہے کہ وہ گرجے میں ساز بجاتا ہے تو لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ شخص بہت کاہل الوجود معلوم ہوتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ لوگ اِس بات پر افسوس کا اظہار کرنے لگتے ہیں کہ آپ گرجے میں عبادت کے لئے جاتے ہیں۔

کتنا حقائق افروز ہے یہ بیان۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ دَورہ کے بعد کئی دفعہ بیان فرمایا ہے کہ حضور نے بچشمِ خود ایسے گرجے دیکھے ہیں جن پر "برائے فروخت" کا بورڈ لگا ہوا ہے۔ یہ دلیل ہے اِس بات کی کہ عیسائیوں کی گرجوں سے — اور مذہب سے — دلچسپی ختم ہو رہی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سپین کی ایک مسجد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بیک وقت چالیس ہزار افراد نماز پڑھ سکتے ہیں اور کہ عیسائیوں نے اس مسجد کے صرف ایک کونے میں ایک چھوٹا سا گرجا بنایا ہوا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ گرجے میں آنا ہی کتنے لوگوں نے ہے۔ اگر وہ اس ساری مسجد کو گرجا بنا لیتے تو ہر اتوار یا اور کسی روز بھی جب وہ عبادت کے لئے جمع ہوتے تو ان کے دل میں ہر بار ایک ٹیس اُٹھتی کہ گرجا تو اتنا بڑا ہے اور عبادت گزار اتنے کم۔ اِس خیال کے پیشِ نظر انہوں نے مسجد کو مسلمانوں سے تو خالی کر دیا لیکن عیسائیوں نے اسے بسانے کے لئے انہیں صرف ایک کونے ہی کی ضرورت محسوس ہوئی۔

اِس میں کیا شک ہے کہ عیسائیت دنیا سے ختم ہو رہی ہے۔ اور اس کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ عیسائیوں کی اپنے گرجوں سے عقیدت بھی کم ہو رہی ہے اور دلچسپی بھی کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اب کون انکار کر سکتا ہے کہ ادیانِ باطلہ اسلام کے لئے جگہ خالی کر رہے ہیں۔

ایک اہم اعلان

خوشگوار اثر پڑے گا اور جماعتی کاموں کی رفتار تیز سے تیز تر ہو جائے گی۔

اگر آپ اپنی تجارت یا اپنی صنعت کسی اور احمدی دوست کو سکھانے کے لئے تیار ہیں تو آپ ہمیں اپنے ارادہ سے آگاہ کریں ہم آپ کو ایسے دوستوں کے نام بتائیں گے جو آپ سے تجارت یا صنعت سیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کنارِ شب سے پھوٹے گی سحر آہستہ آہستہ

(مکرم عبد المنان صاحب ناہید)

کنارِ شب سے پھوٹے گی سحر آہستہ آہستہ
نظر آئے گی ہر اک رہگذر آہستہ آہستہ

شبِ غم کی سیاہی نے بصارت لوٹ لی جن کی
کرے گی کام اُن کی بھی نظر آہستہ آہستہ

منوّر ہو گا نورِ احمدیّت سے جہاں سارا
چمک اُٹھیں گے سارے بام و در آہستہ آہستہ

دیارِ مشرق و مغرب سے موتی چُن کے لائے ہیں
بنائی جائے گی سلکِ گہر آہستہ آہستہ

خدا توفیق دے کسبِ ہُنر کر لو صحابہ سے
چلے ہیں باندھ کر رختِ سفر آہستہ آہستہ

ہمیں معلوم ہے ناہید ہم سے بھاگنے والے
کھنچے آئیں گے اپنے آپ اِدھر آہستہ آہستہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم تیرے دیوانے

تجھ پہ مرتے ہیں ترے نام سے ہم جیتے ہیں

اپنے ماحول میں خونخوار ارادوں کا ہجوم
تشنہ کامانِ جنوں، دشتِ بلا کے رہرو
ریگ زاروں میں اُتر آئے مقدّر کے نجوم
کام آئی ہے نہ آئے گی کسی کی تگ و دو

لہر پر لہر اُٹھے موجِ تلاطم نہ تھمے
ظُلمتِ شب کی ردا ڈھانپ کے رکھّے ہر شے
جادۂ زیست میں اُکھڑے جو قدم پھر نہ جمے
ساز ٹوٹے تو رہے فہم سے بالا ہر لَے

یہ سبھی کچھ ہے مگر ہم ترے دیوانے ہیں
اہلِ دُنیا نے ہم ایسے کبھی پہچانے ہیں؟

نسیم سیفی

تحریکِ جدید کی خبریں

مبلغینِ اسلام کی آمد و رفت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مراجعت

● مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج غانا مشن وہاں سات سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۱۸ روفا کو بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ واپس تشریف لائے۔

● مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم گی آنا (جنوبی امریکہ) میں چار سال تک فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۱۰ ظہور کو بذریعہ چناب ایکسپریس مرکزِ سلسلہ میں تشریف لائے۔

● مکرم ملک غلام نبی صاحب غانا میں تین سال سے زائد عرصہ تک تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد ۲۴ ظہور کو بخیریت ربوہ واپس تشریف لائے۔

● گیمبیا مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل وہاں کئی سال تک کامیابی سے فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد ۸ تبوک کو مرکز میں واپس تشریف لائے۔

اہلِ ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر جمع ہو کر مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لانے والے مبلغینِ کرام کا پُرجوش استقبال کیا اور تبلیغِ اسلام کی غرض سے روانہ ہونے والے مجاہدین کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

مکرم بریگیڈیر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر غلام احمد صاحب بطور مشنری ڈاکٹر غانا جانے کے لئے ۱۱ تبوک کو لاہور سے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کا فریضہ سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین

روانگی

● غانا کے طالبِ علم مکرم عبدالمالک صاحب جامعہ احمدیہ سے شہادت الاجانب کا امتحان پاس کرنے کے بعد بطور مبلغِ اسلام ۱۰ ہجرت کو مرکز سے غانا کیلئے روانہ ہوئے۔ آپ نے جامعہ احمدیہ میں ساڑھے چار سال تک تعلیم حاصل کی ہے۔

● مکرم مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری جزائر فجی میں اعلاءِ کلمۃ اللہ کی غرض سے ۱۰ روفا کو بذریعہ سرگودھا ایکسپریس ربوہ سے روانہ ہوئے۔

● مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ۲ تبوک کو انگلستان کیلئے ربوہ سے روانہ ہوئے۔

● مکرم مولوی کمال یوسف صاحب تبلیغِ اسلام کی غرض سے سکنڈے نیویا تشریف لے جانیکی غرض سے ۳ تبوک کو مرکزِ سلسلہ سے روانہ ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کاروانِ اسلام

(بقیہ صفحہ)

قیامگاہوں یا پبلک مقامات پر ملاقات کر کے ان سے مذہبی مسائل پر گفتگو کی گئی ـــــ اسی طرح مشن ہاؤس میں تشریف لانے والے زائرین کو بھی تبلیغ کی جاتی رہی۔ یہ احباب محکمہ پولیس، میڈیکل ڈیپارٹمنٹ، کالج اور سکول، کمپنی وغیرہ شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے مختلف حیثیتوں کے افراد تھے۔ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ایک نوجوان مسلم افسر کی خواہش پر اسے قرآن مجید سبقاً پڑھانا شروع کیا۔ ریویو آف ریلیجنز انتظاماً ملک کی لائبریریوں کو بھجوایا جاتا رہا۔ علاوہ ازیں دیگر اسلامی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ یوم میلاد النبیؐ کے موقع پر "محمدؐ اور بنی نوع انسان" پر ایک مضمون ترتیب دیکر ملک کے روزنامہ سپاٹائمز میں شائع کروایا گیا۔

تواوُ سے ایک دوست مکرم اسماعیل سلیم صاحب اہلیہ اور بچوں کے ساتھ مشن ہاؤس آئے اور چند روز قیام کیا۔ ان کی اہلیہ صاحبہ تاحال نظامِ سلسلہ سے وابستہ نہیں تھیں۔ اس دوران انہوں نے بیعت کر لی۔ اسی طرح تواوُ سے ایک دوسرے دوست نے بیعت فارم پُر کر کے ارسال کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک +

مفید اور مؤثر دوائیں

ـــــ نور کاجل ـــــ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

ـــــ تریاق اٹھرا ـــــ

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا یا کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔

قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

ـــــ نورِ نظر ـــــ

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔

ـــــ سرمہ خورشید ـــــ

دھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کیلئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۳۸

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

بواسیر

درد، جلن، مسّے، اخراجِ خون اور قبض و ریاح وغیرہ
"پائلز کیور" (PILES CURE) کے صرف
چار کیپسولز سے جڑ سے ختم۔
تسلّی کیلئے نمونہ کی ایک خوراک بالکل مُفت حاصل کریں
مکمّل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۵۰/ اسٹاکسٹوں کیلئے معقول کمیشن
نوٹ:۔ ملتی جُلتی پیکنگ اور ملتے جُلتے ناموں والی نقلی
ادویات سے بچنے کیلئے "پائلز کیور" کا نام یاد رکھیں
کیور میڈیسن کمپنی سیکنڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائدِ اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

دمہ کا یک روزہ علاج

دمہ کی دوائی ایک ہی دن ۱۵ اکتوبر کو کھلائی جائے گی خواہشمند حضرات خط لکھ کر ہدایات طلب کریں۔

خادمِ خلق ڈاکٹر نثار احمد نگوی
ماہر معالج امراض دمہ و ملغمی کھانسی
شاہی چوک غلام محمد آباد لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ تبلیغی رسالہ
الفرقان ربوہ

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ
قدر رسالہ ہے اور اِس قابل ہے کہ
اسکی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو
کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں
اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بحث
اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ ۶ روپے (منیجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ
الفضل ربوہ

ہمارا آپ کا اور سب کا اخبار ہے

اِس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے
اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ
تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور خطبات، علماءِ
سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت کی
تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں
شائع ہوتی ہیں۔ آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں دوسروں
کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اِس کی توسیع اشاعت
جماعتی فرض ہے۔

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج ۲ دو اونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی اوّلین شہرۂ آفاق **حبّ اٹھرا رجسٹرڈ** مکمل کورس بلیسنگ ۲۰ روپے	**زدِ جامِ عشق** طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حبّ مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	**ہمارا اصول** • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں	**نزینہ اولاد گولیاں** انعامِ خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبِّ مسہان سوکھے کی مجرّب دوا تین روپے	**حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ** بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ	**معین الصحت** قبض، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے